REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم یکشنبہ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ

جلد ۴۷/۱۲ | ۳۰ نبوت ۱۳۳۷ھش | ۳۰ نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۹ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ہر پاکستانی شہری کا فرض ہے کہ وہ قومی بنیادوں پر اپنے کردار کی تعمیر کرے

ہمیں پاکستانیوں کو ایک مضبوط اور متحد قوم بنانا ہے۔ صدر جنرل ایوب خان کا اعلان

کراچی ۲۹ نومبر۔ پاکستان کے صدر جنرل محمد ایوب خان نے قومی اتحاد پر زور دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ہر پاکستانی شہری کا فرض ہے۔ کہ وہ قومی بنیادوں پر اپنے کردار کی تعمیر کرے۔ آپ نے فرمایا ہمیں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر پاکستانیوں کو ایک مضبوط اور متحد قوم بنانا ہے۔ صدر کل شام اہل کراچی کی طرف سے پیشکردہ ایک سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے۔ یہ سپاسنامہ فریئر ہال میں پیش کیا گیا۔ جسے بڑی خوبی سے سجایا گیا تھا۔ صدر کی آمد اور روانگی پر قومی ترانہ بجایا گیا۔ صدر ایوب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ دیگر مسائل کے علاوہ ایک اور مسئلہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ہمیں پاکستانیوں کو ایک مضبوط اور متحد قوم بنانا ہے۔ اب تک ہماری سیاست پر فرقہ وارانہ اور تنگ نظرانہ تعصبات غالب رہے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ہاں قومی یکجہتی کا احساس فروغ نہیں پا سکا۔ اشتعال انگیزی کی وجہ سے ہماری زندگی کے گیارہ قیمتی سال ضائع ہو گئے ہیں۔ مزید وقت ضائع کرنا جرم بلکہ گناہ ہوگا۔ لہذا ہر پاکستانی شہری کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنا کردار قومی سانچہ میں ڈھالے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان میں امتیاز ہماری ذہنیت اور خودغرضانہ سیاست کی تخلیق ہے۔ جغرافیائی فاصلہ صرف اس قومی اتحاد کو کمزور کر سکتا ہے جو محض مادی اور خودغرضانہ مفادات پر مبنی ہو۔ ہمارا نصب العین ان گھٹیا مقاصد سے بہت بلند ہے۔ ہمارا اتحاد محض مادی مصلحتوں کا رہین منت نہیں ہے۔ یہ اتحاد ذہنی اور روحانی بنیادوں پر بھی استوار ہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان فاصلہ ہمارے حب وطن کے لئے ایک بہت بڑے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ہم سب دیانتداری کے ساتھ یہ چیلنج قبول کریں۔ تو خدا کے فضل سے ہم کبھی ناکام نہیں ہوں گے۔

صدر نے آخر میں کہا میں اپنی نئی ذمہ داری کو ایک آزمائش خیال کرتا ہوں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے اس آزمائش پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

محترم شیخ فضل حق صاحب (ریٹائرڈ ریلوے گارڈ) کا انتقال

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۲۹ نومبر۔ محترم جناب شیخ فضل حق صاحب ریٹائرڈ ریلوے گارڈ مورخہ ۲۷۔ ۲۸ نومبر ۱۹۵۸ء (جمعرات و جمعہ) کی درمیانی شب ۷۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۲۸ نومبر کو نماز جمعہ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ چونکہ آپ کے صاحبزادے محترم شیخ ضیاء الحق صاحب خیرپور ڈویژن میں متعین ہیں۔ اور ابھی ربوہ نہ پہونچ سکے تھے۔ اس لئے مرحوم کی نعش کو ان کے ربوہ پہونچنے پر آج مورخہ ۲۹ نومبر کو کسی وقت سپرد خاک کیا جائیگا۔

محترم شیخ صاحب مرحوم بعض خوابوں کی بناء پر ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ احمدیت

(باقی صفحہ ۸ پر)

لاہور میں چلتی پھرتی عدالتیں

لاہور ۲۹ نومبر۔ عوام کی سہولت کے پیش نظر لاہور میں گشتی عدالتوں کا نظام قائم کیا گیا ہے۔ مجسٹریٹ موقعہ پر ٹریفک کے قواعد کی خلاف ورزی کی وارداتوں کا سرسری سماعت کے بعد فیصلہ کیا کرینگے۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے عوام کو متنبہ کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے اب حکام نے متعدد اشیاء کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں چنانچہ تاجروں سے توقع ہے۔ کہ وہ ان نرخوں کے مطابق اشیاء فروخت کریں۔ ملاوٹ سے گریز کریں فروخت شدہ اشیاء کی رسید دیں۔

ترکی اقوام متحدہ کا وفد قبرص بھیجنے پر رضامند ہو گیا

نیویارک ۲۹ نومبر۔ جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی میں ترکی اس بات پر رضامند ہو گیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے مبصروں کی ایک جماعت قبرص جا کر وہاں کے حالات کا جائزہ لے۔ برطانیہ اور یونان نے اس بارے میں ابھی فیصلہ محفوظ رکھا ہے۔ سیاسی کمیٹی میں کولمبیا کے نمائندے نے ایک قرارداد پیش کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ قبرص کے مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لئے اقوام متحدہ کا ایک وفد وہاں جا کر خود حالات کا مطالعہ کرے۔ اور وفد جو رپورٹ مرتب کرے۔ وہ بحث کے لئے جنرل اسمبلی میں پیش ہو۔ قرارداد میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ وفد قبرص کے مسئلے کا تصفیہ کرانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرے گا اور ہر ممکن کوشش کرے گا۔ کہ یہ مسئلہ خیر و خوبی کے ساتھ حل ہو جائے قرارداد میں بطور خاص ترکی اور یونان پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ جمہوری طریقے سے جلد باہم اس کا تصفیہ کر لیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۸ء

شراب خوری کی لعنت

ایک "روشن مثال" کے زیر عنوان صدق جدید لکھنؤ میں حسب ذیل نوٹ شائع ہوا ہے۔

"امریکہ کی شراب بندی کمیٹی کے صدر کا تہنیت نامہ سلطان سعود (والی نجدہ حجاز) کے نام (دستگیر شان منزل بھوپال ۲ حوالہ مجلہ الحج مکہ مکرمہ بابت ذی القعدہ)

"مجھے دلی مسرت محسوس ہوئی جس وقت مجھے شراب کے بارے میں اور تمام مسکرات کے استعمال کے بارے میں آپ کی رائے معلوم ہوئی۔ اور یہ جان کر اور بھی خوشی ہوئی۔ کہ پوری مملکت سعودیہ میں آپ نے اس کی قانوناً ممانعت کر دی ہے۔ اور کوئی شخص کہیں بھی اس کو استعمال نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص اس کو استعمال کرے گا۔ اسکو سخت سزا سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ میں آپ کے اس اقدام پر آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری تمنا ہے۔ کہ سارے اسلامی ممالک آپ کی اس پالیسی پر چلیں۔ اور ہماری خواہش یہ ہے کہ ہم امریکہ میں بھی کسی نہ کسی طرح اس وبا پر قابو پا سکیں۔ کیونکہ یہ ظالم وبا انسانوں کے اخلاقی مفسدات وغیرہ جیسے مہلک جراثیم کے علاوہ صحت جسمانی پر بھی گہرا اثر ڈالتی ہے آپ اس کی ہلاکت خیزی اور خونریزی کا اندازہ اس سے کیجئے۔ کہ صرف امریکہ کے اندر شراب کی بدولت ۶۰ ہزار شخص سالانہ موت کے گھاٹ اترتے ہیں۔ . . . . سچی بات یہ ہے کہ اس جدید اور بے راہ رو دنیا میں آپ ایک مثالی شخصیت ہیں جس نے ڈنکے کی چوٹ ساری مخالف ہواؤں کے باوجود ٹھوس عملی اقدام کئے۔ اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے ان مسکرات گندہ با کا خاتمہ کر دیا۔ آپ نے دنیا کے ملکوں کے سامنے ایک نمونہ چھوڑا ہے اگر دنیا اس پر چلے تو ساری آفات سے محفوظ رہ سکتی ہے"!

مدت کے بعد شکر و صد شکر کہ مغرب کو اس اخلاص کے ساتھ احکام اسلامی کی عظمت کے سامنے جھکنا پڑا ہے! — جس آقا کی غلامی پر سلطان سعود کو فخر ہے۔ اس کے لائے ہوئے قانون پر اگر آج دنیا عمل کرنے لگے۔ تو اس کرۂ ارض پر نہ کوئی ایک شرابی باقی رہ جائے۔ نہ کوئی ایک زانی نہ کوئی ایک جواری۔ اور نہ کوئی ایک قاتل اور سود اور ظلم اور جبر وستم اور بےحیائی کا نشان تک مٹ جائے۔ ضرورت صرف اپنے اندر تھوڑی سی ہمت عمل پیدا کرنے کی ہے۔ اور دیکھتے دیکھتے ہی سفاک وخون آشام درندہ صفت دنیا جنت بن سکتی ہے"!

(صدق جدید ۲۱ نومبر ۱۹۵۸ء)

شراب خوری تمام یورپ اور امریکہ میں۔ اور اب افسوس ہے کہ تمام دنیا کے ممالک میں ایک بڑھتی ہوئی لعنت کی طرح پھیلی ہوئی ہے یورپ اور امریکہ کے ممالک میں تو شائد ہی کوئی ایسا شخص ہوگا۔ کہ جس نے کبھی شراب کو ہاتھ نہ لگایا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ممالک زیادہ تر مذہب اور یا پھر الحاد کے زیر اثر ہیں۔ الحاد کو تو چھوڑ دیجئے ہم صرف مذہب کو لیتے ہیں۔ موجودہ عیسائیت نے شراب کو حرام قرار نہیں دیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ عشائے ربانی جیسی مذہبی رسوم میں شراب کا استعمال نہ صرف جائز بلکہ ایمان کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔ پھر جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے سوانح حیات پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے بھی شراب خوری پر کوئی پابندی ثابت نہیں ہوتی۔

اس کے باوجود اکثر پادری شراب کی سخت مذمت کرتے رہے ہیں۔ اور اسکو اُمّ الخبائث سمجھتے ہیں لیکن جو ڈھیل مذہبی رسومات میں دی گئی ہے۔ اس کا برا اثر پڑے بغیر نہیں رہ سکا۔ اور آج تمام یورپی اور امریکی ممالک میں مذہبی روک نہ ہونے کی وجہ سے شراب کا استعمال اتنا بڑھ گیا ہوا ہے۔ کہ کھانے وغیرہ میں بھی سادہ پانی استعمال کرنا تعجب کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

ہمارے کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک اسلام کی طرح تمام مذاہب میں شراب خوری ممنوع نہیں قرار پاتی اس وقت تک دنیا میں شراب بندی میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ آج بے شک بعض مسلمان بھی مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگین ہیں شراب خوری کو اتنا برا نہیں سمجھتے۔ بلکہ اپنے مہذب ہونے کا نشان خیال کرنے لگے ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ آج بھی اسلامی دنیا اس لعنت سے بہت حد تک بچی ہوئی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ کم از کم نوے فیصد مسلمان ایسے ہیں جنہوں نے شراب کو کبھی ہاتھ نہیں لگایا۔ اور جو بدقسمتی سے اس کا استعمال کرتے بھی ہیں۔ وہ بھی زیادہ تر کھلم کھلا نہیں کرتے۔ صرف فی ہزار چند ہی ایسے مسلمان ہوں گے۔ جو کھلم کھلا شراب استعمال کرتے ہوں۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ اسلام نے شراب خوری ممنوع ہی قرار نہیں دی۔ بلکہ اس کو ایک جرم کا درجہ دیا ہے جس کے لئے اسلام میں شراب خوری نہ صرف انسان کی روحانی ترقی میں حائل سمجھی گئی ہے۔ بلکہ ایک پبلک جرم سمجھا گیا ہے۔ جس سے تمام سوسائٹی کو ضرر پہنچتا ہے۔ اس لئے اس کو اس دنیا میں بھی قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور حکومتوں کا فرض ہے کہ اپنے اپنے ملک کو اس لعنت سے پاک کریں چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ سعودی عربستان میں اس کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ جس کی امریکی شراب بندی کمیٹی کے صدر نے سلطان سعود کو مبارکباد دی ہے۔ اور امریکہ کی شراب کی وجہ سے حالت زار کا ذکر کیا ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کئی بار توجہ دلائی ہے۔ اسی وجہ سے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ کہ ایک مسلمان مذہبی لحاظ سے پابند ہے۔ کہ وہ شراب کو قطعی حرام سمجھے۔ اور اسکو ہرگز نہ چھوئے۔ اس لئے مسلمانوں کے اہل علم حضرات کو جو یقیناً شراب خوری کو ایک گناہ عظیم سمجھ کر اس کی صورت دیکھنے سے بھی متنفر ہیں۔ چاہیئے کہ وہ یورپ اور امریکہ کو اس لعنت سے نجات دلانے کے لئے ایک زبردست مہم کا آغاز کریں۔ اور ان ممالک میں جابجا ادارے قائم کریں۔ جو شراب خوری کو مذہبی نقطہ نظر سے بھی حرام ہونے کا پروپیگنڈا کریں۔ اور ان کو بتلائیں کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک اشارے سے عربوں نے شراب خوری کی لعنت سے ایک لمحہ میں نجات حاصل کی۔ اور پھر جہاں جہاں اسلام گیا کس طرح قوموں نے جو صدیوں سے جام و مینا کی گرفتار چلی آتی تھیں۔ اس لعنت سے نجات حاصل کی۔ اور سوائے بعض استثنائی مثالوں کے شراب خوری مسلمانوں میں کبھی فروغ نہ پا سکی۔ اور آج بھی جبکہ دنیا میں شراب کو شیر مادر سمجھ کر تمام دنیا استعمال کر رہی ہے۔ اسلامی ممالک اس لعنت سے بڑی حد تک بچے ہوئے ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

جنگ بدر

مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی

(جب تُو نے کنکروں کی مُٹھی پھینکی تھی تو وہ تُو نے نہیں پھینکی تھی بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکی تھی)

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ شام و لبنان)

(۱)

مندرجہ بالا قرآنی آیت کا جو عظیم الشان اور جاذب اسلوب بیان ہے اگر اسے حقائق اور ان کوائف کی روشنی میں دیکھا جائے جن کا تعلق اس آیت کریمہ کے نزول سے ہے۔ تو انسانی طبیعت پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ آیت مذکورہ کے دور رس اور حیران کن نتائج تاریخ اسلام میں ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ آیت بظاہر چند آسان الفاظ پر مشتمل ہے۔ مگر ادبی لحاظ سے ان الفاظ میں جہاں فصاحت ہے، وہاں الفاظ کی تنظیم و ترتیب میں حسن بیان کا نمونہ پیش کرتے ہوئے ایک ہی فقرہ پر کفایت کر کے معنوی بلاغت کا ایک نمونہ پیش کیا ہے کلمات کے وضع و ترتیب سے نوک زبان طبعاً ترنم اور لذت محسوس کرتی ہے۔ آیت مذکورہ میں ایک امر واقعہ کی جہاں "ما" کے ساتھ نفی کی گئی ہے۔ وہاں اس کا اثبات اور واقع ہونا بھی "اذ" کے ساتھ کیا گیا ہے، اور بعد ازاں نہایت ہی لطیف اور مؤثر پیرایہ میں نفی اور اثبات کو "لکن" کے ساتھ بطور استدراک کے (یعنی تلافی ما فات) بیان کر کے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند و بالا شان کو بیان کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو حب اللہ اور حب الرسول کی تلقین کی گئی ہے۔

(۲)

تاریخ اسلام میں جنگ بدر کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ جن ناموافق اور تاریک حالات میں مسلمانوں کو جنگ بدر میں عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے پیش نظر بعض عرب مورخین نے تو یہاں تک لکھ دیا "اول نصر للاسلام" یعنی اسلام کی پہلی عظیم الشان کامیابی۔ حالانکہ جنگ بدر سے پہلے بھی بہت سی فتوحات مسلمانوں کو ہوئیں۔ مگر بدر میں کامیابی و نصرت الٰہی دور رس نتائج کا باعث ہوئی قریش کے مسلح اور نامور زعماء کو جس ہزیمت و نکبت کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ تاریخ اسلام میں آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے نصرت الٰہی کا ایمان افروز منظر جو اس دفاعی جنگ میں دیکھا گیا ہے۔ وہ اور کسی موقع پر نہیں دیکھا گیا۔ اس لئے اپنے اور بیگانے مؤرخین نے سیرت رسول میں غزوہ بدر کو غیر معمولی اہمیت دی ہے اور تاریخی رنگ میں اس پر تبصرہ کیا ہے۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضؓ کرام کو کسی حد تک مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر کے سکون اور امن نصیب ہوا تھا۔ لیکن اندرونی طور پر یہود یہاں شرارت کرتے ہی رہتے تھے۔ تاریخ یہود میں مدینہ اور اس کے مضافات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے یہود ہرگز نہیں چاہتے تھے۔ کہ حضرت بانی اسلامؐ کو مدینہ میں اقتدار حاصل ہو۔ اور یہاں ان کا قیام ہو گو یہاں یہود کے ساتھ معاہدہ ہو چکا تھا۔ مگر اس معاہدہ کو قیام امن کے لئے آخری ضمانت قرار نہیں دیا جا سکتا تھا۔ اور نہ ہی یہود قابل اعتماد تھے۔ مدینہ کے منافقین میں سے عبد اللہ بن ابی مجسم شر اور فتنہ تھا۔ وہ چونکہ ذاتی ہوس اور اقتدار کا طالب تھا اس لئے وہ حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی بغض و کینہ رکھتا تھا۔ بہرکیف مدینہ میں ان حالات میں بھی نسبتاً امن کی فضا موجود تھی۔ مگر قریش جن کی سازشوں اور خفیہ منصوبوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ چھوڑنے پر مجبور کیا تھا۔ وہ کہاں گوارا کرتے تھے کہ آپ کو مدینہ میں آرام نصیب ہو۔ اس لئے قریش نے عزم صمیم کر لیا۔ کہ اسلام کو مدینہ سے بھی نکالا جائے۔ اس مقصد کے لئے قریش نے روز و شب تیاریاں کرنی شروع کر دیں۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دفاعی رنگ میں ابتدائی انتظامات کرنے شروع کر دئے۔ خبریں معلوم کرنے کے لئے فریقین نے جاسوسوں سے کام لینا شروع کیا۔ غلطی سے اس مہم میں قریش مکہ کے ایک شخص "عمرو بن حضرمی" نامی کو قتل کر دیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے صحابہؓ کو فرمایا کہ میں نے تمہیں اس قسم کے فعل کی ہرگز اجازت نہ دی۔ قریش جو دل سے جنگ کرنے کے خواہشمند تھے اس واقعہ سے ان کو ایک بہانہ مل گیا۔ عوام الناس کو اشتعال دلانے کے لئے ان کے ہاتھ میں ایک حیلہ آ گیا۔ اور مسلمانوں کے خلاف فضا پیدا کر دی گئی۔ چنانچہ قریش کے مشہور ترین جانباز ماہرین جنگ نے جو اس وقت کے قیمتی اسلحہ سے مسلح تھے ایک ہزار کے لشکر کے ساتھ مدینہ کی طرف کوچ کیا۔ عرب "غانیات" یعنی گانے والی لڑکیوں نے انتہائی سوز اور درد سے "عمرو بن حضرمی" کا مرثیہ پڑھتے ہوئے قریش کے نامی جنگجوؤں کے احساسات کو مشتعل کیا۔ چمکتی ہوئی ننگی تلواروں اور نیزوں کو گھماتے ہوئے یہ قافلہ ایک منزل سے دوسری منزل ہوتا ہوا مقام بدر کی طرف روانہ ہوتا ہے۔ اس جرار اور

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

علم کے ساتھ عمل اور مجاہدہ بھی ضروری ہے

دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کیا تنعم پسند اور خورد و نوش کے دلدادہ تھے جو کفار پر غالب تھے؟ نہیں یہ بات تو نہیں پہلی کتابوں میں بھی انکی نسبت آیا ہے کہ وہ۔۔ قائم اللیل اور صائم الدہر ہونگے۔ انکی راتیں ذکر اور فکر میں گذرتی تھیں اور انکی زندگی کیسے بسر ہوتی تھی قرآن کریم کی ذیل کی آیہ شریفہ انکے طرق زندگی کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھاتی ہے۔ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم۔ اور یا ایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا۔ الآیہ۔ اور سرحد پر اپنے گھوڑے باندھے رکھو کہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اس تمہاری تیاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں۔ اے مومنو! صبر اور مصابرت اور مرابطت کرو۔

رباط ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو دشمن کی سرحد پر باندھے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ صحابہؓ کو اعداء کے مقابلہ کے لئے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے اور اس رباط کے لفظ سے انہیں پوری اور سچی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے ان کے سپرد دو کام تھے۔ ایک ظاہری دشمنوں کا مقابلہ اور دوسرا روحانی مقابلہ اور رباط لغت میں نفس اور انسانی دل کو بھی کہتے ہیں۔ اور یہ ایک لطیف بات ہے کہ گھوڑے وہی کام آتے ہیں۔ جو سدھائے ہوئے اور تعلیمیافتہ ہوں۔ آجکل گھوڑوں کی تعلیم و تربیت کا اسی انداز پر لحاظ رکھا جاتا ہے اور اسی طرح ان کو سدھایا اور سکھایا جاتا ہے جس طرح بچوں کو سکولوں میں خاص احتیاط اور اہتمام سے تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر انکو تعلیم نہ دی جائے۔ اور وہ سدھائے نہ جائیں تو وہ بالکل نکمے ہوں اور بجائے مفید ہونیکے خوفناک اور مضر ثابت ہوں۔

یہ اشارہ اس امر کیطرف بھی ہے کہ انسانوں کے نفوس یعنی رباط بھی تعلیم یافتہ ہونے چاہئیں اور انکے قویٰ اور طاقتیں ایسی ہونی چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کی حدود کے نیچے نیچے چلیں کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو وہ اس حرب اور جدال کا کام نہ دے سکیں گے۔ جو انسان اور اسکے خوفناک دشمن یعنی شیطان کے درمیان اندرونی طور پر ہر لحظہ اور ہر آن جاری ہے۔ جیسا کہ لڑائی اور میدان جنگ میں علاوہ تولئے بدنی کے تعلیمیافتہ ہونا بھی ضروری ہے۔ اسی طرح اس اندرونی حرب اور جہاد کے لئے نفوس انسانی کی تربیت اور مناسب تعلیم مطلوب ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ شیطان اس پر غالب آ جائے گا۔ اور وہ بہت بری طرح ذلیل اور رسوا ہوگا مثلاً اگر ایک شخص توپ و تفنگ اسلحہ حرب بندوق وغیرہ تو رکھتا ہو لیکن اس کے استعمال اور چلانے سے ناواقف محض ہو۔ تو وہ دشمن کے مقابلہ میں کبھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا اور تیر و تفنگ اور سامان حرب بھی ایک شخص رکھتا ہو اور انکا استعمال کرنا بھی جانتا ہو لیکن اس کے بازو میں طاقت نہ ہو تو بھی وہ کامیاب نہیں ہو سکتا اس سے معلوم ہوا کہ صرف طریق اور طرز استعمال کا سیکھ لینا بھی کارآمد نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ورزش اور مشق کر کے بازو میں توانائی اور قوت پیدا نہ کی جائے اب اگر ایک شخص جو تلوار چلانا تو جانتا ہے لیکن ورزش اور مشق نہیں رکھتا۔ تو میدان حرب میں جا کر جونہی تین چار دفعہ تلوار کو حرکت دیگا اور دو ایک ہاتھ مارے گا اسکے بازو نکمے ہو جائیں گے اور وہ تھک کر بالکل بیکار ہو جائیگا اور خود ہی آخر دشمن کا شکار ہو جائیگا پس سمجھ لو اور خوب سمجھ لو کہ نرا علم و فن اور خشک تعلیم بھی کچھ کام نہیں دے سکتی جب تک عمل اور مجاہدہ اور ریاضت نہ ہو۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۵۲۳)

مسلح لشکر نے جس کے پاس اعلیٰ قسم کے سات سو اونٹ اور ایک سو گھوڑے تھے نویں دن بدر کی وادی میں پہونچ کر ڈیرے ڈال دئے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ صرف تین سو تیرہ اصحاب کے ساتھ اس لشکر کے مقابلہ کے لئے تیار ہوتے ہیں ان میں بعض بچے بھی تھے۔ مگر ان کے قلوب میں زندہ ایمان تھا۔ اس اسلامی لشکر کے پاس صرف ستر اونٹ اور دو گھوڑے تھے۔ صحابہ باری باری ان پر سوار ہوتے تھے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی پوزیشن تھی۔ وہ بھی اس دفاعی جنگ میں کبھی پیدل چلتے اور کبھی سوار ہو جاتے۔ اسلامی لشکر بڑی تیزی سے منزل مقصود کی طرف بڑھنا شروع ہؤا۔ جب آپکا قافلہ مقام بدر کے پاس پہونچا تو آپ کو ایک خاص ذریعہ سے معلوم ہؤا کہ اس جنگ میں امیہ بن خلف، حکیم بن حزام، نوفل بن خویلد، سہیل بن عمرو، ابوجہل، نظر بن حارث، عتبہ شیبہ۔ عقبہ بن ابی معیط وغیرہم قریش کے لشکر میں شامل ہیں۔ یہ قریش کے زعماء اور سرغنہ تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ معلوم کر کے صحابہ کو فرمایا:۔

"مکہ معظمہ نے اپنے جگر کے گوشے (سرداران قریش) نکال کر رکھ دیئے ہیں"۔

چونکہ قافلہ قریش وادی بدر میں طے شدہ منصوبہ کے مطابق مسلمانوں کے لشکر سے پہلے پہونچ گیا تھا۔ اس لئے اس نے اسی جگہ ڈیرا لگایا۔ جہاں پانی اور چارہ وغیرہ مہیا ہو سکتا تھا۔ اسلامی لشکر بعد میں پہونچا اور اس کو ایسی جگہ پر مجبوراً ڈیرے ڈالنے پڑے جہاں نہ پانی افراط سے مل سکتا تھا اور نہ ہی گھاس کا وہاں معقول انتظام تھا۔ وہاں ریتا کے ایک ٹیلہ پر ہی مسلمانوں کو ڈیرہ لگانا پڑا۔ اسلامی لشکر کی بے بسی واضح تھی۔ آدمیوں کی کمی۔ سامان جنگ کی کمی۔ جگہ کا انتخاب اصول جنگ کے خلاف ہؤا۔ پانی کی قلت اور جانوروں کے لئے گھاس مفقود تھا۔

ولادت

مورخہ ۱۳ر نومبر ۱۹۵۸ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو نیرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ محمد حسین صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ دنیا پور ضلع ملتان کا پوتا ہے۔ احباب کرام بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ محمد منیر طالب قائد خدام الاحمدیہ دنیا پور)

نیک ماں باپ کی تڑپ

ہر درد مند اور سمجھدار ماں باپ اس بات کے لئے تڑپ رہا ہے کہ اپنی آنکھوں سے اپنے بچوں میں دین کی محبت کا جذبہ نمایاں طور پر دیکھ لے۔ اس مقصد کے لئے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق بہت کچھ خرچ کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو بارآور کرے اور ان کی اولادیں ان کے لئے اور احمدیت و اسلام کے لئے ٹھنڈک راحت کا باعث ہوں۔ آمین — لیکن ایک کارگر ذریعہ ہمارے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بھی بتایا ہے۔ اس ذریعہ کو بھی استعمال کر دیکھیں۔ نیک نیتی اور پر خلوص اطاعت وجذبہ سے اگر اس طریق کو اختیار کیا گیا تو یقیناً نتائج کے لحاظ سے بہت بابرکت ہوگا انشاء اللہ العزیز۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی مرد اور ہر احمدی بالغ عورت کا فرض ہے کہ اس تحریک میں شامل ہو بلکہ بچوں میں بھی تحریک کی جائے اور رسمی طور پر انہیں اپنے ساتھ شامل کیا جائے۔ مثلاً اپنے وعدہ کے ساتھ ان کی طرف سے بھی کچھ ڈال دیں چاہے ایک پیسہ ہو روپیہ ہو یا ایک آنہ ہو۔ اس سے ان کے دلوں میں تحریک ہوگی۔ بلکہ بچہ کی طرف سے خود وعدہ لکھوانے کے لئے اسے کہو کہ وہ خود وعدہ لکھوائے اس سے اس کے اندر یہ احساس پیدا ہوگا کہ میں چندہ دے رہا ہوں۔ بعض لوگ بچوں کی طرف سے چندہ لکھوا دیتے ہیں لیکن انہیں بتاتے نہیں اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا بچے کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ سوال کرتا ہے جب تم اس سے کہو گے کہ جاؤ تم اپنی طرف سے چندہ لکھواؤ تو وہ پوچھے گا چندہ کیا ہوتا ہے۔ اور جب تم چندہ کی تشریح کرو گے۔ تو وہ پوچھے گا کہ یہ چندہ کیوں ہے۔ پھر تم اس کے سامنے اسلام کی مشکلات اور اس کی خوبیاں بیان کرو گے۔ پس بچہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ زبان سے زیادہ سوال کرتا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ان کے اندر نئی روح پیدا ہوگی اور بچپن ہی سے ان کے اندر اسلام کی رغبت پیدا ہوگی۔"

خطبہ جمعہ ۴ر دسمبر ۱۹۵۳ء

احباب اور جماعتیں تحریک جدید کے سال ۲۵/۱۵ کے وعدوں کی فہرستیں بھجواتے ہوئے حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے خاص طور پر جہاں یہ مدنظر رکھیں کہ جماعت کا کوئی فرد باقی نہ رہے جسے تحریک جدید کے چندہ میں شامل نہ کر لیا جائے۔ وہاں یہ بھی کوشش ہونی چاہیئے کہ بچوں کی تربیت کے پیش نظر بچوں سے بھی وعدے لئے جاویں اور انہیں اس کی حقیقت سے آگاہ کیا جائے تا ہمارے بچے اور جوان خدمت اسلام کے جذبہ سے اپنے آپ کو معمور کر کے والدین کے لئے ٹھنڈک کا باعث بن سکیں۔

وکیل المال تحریک جدید

ضروری تصحیح

۲۳ر دسمبر ۱۹۵۸ء کے الفضل میں صفحہ ۳ و ۴ پر "ایک صاحب کے چند سوالات کے جواب" کے زیر عنوان جو مضمون شائع ہؤا ہے افسوس ہے کہ اس میں سہو کتابت سے بعض اغلاط ہو گئی ہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(۱) صفحہ ۴ کے کالم اول میں قرآن مجید کی جو آیت درج ہے۔ اس کے صحیح الفاظ یہ ہیں:۔

وان جنحوا للسلم فاجنح لها وتوكل على الله۔

(۲) نیز اسی کالم کی انیسویں سطر میں "چونکہ" کی بجائے "چنانچہ" پڑھا جائے۔

درخواست دُعا

بورنیو سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے کمزوری ابھی باقی ہے اور بعض مشکلات کی وجہ سے کچھ پریشانی ہے احباب صحت کاملہ اور مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر "الفضل" کا خاص نمبر

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مقدس تقریب پر روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت اہم دینی مضامین پر مشتمل ہوگا اور تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔

بزرگانِ سلسلہ اور دیگر اہل قلم حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ چونکہ پرچہ کی تیاری اب شروع کی جا رہی ہے۔ اس لئے ازراہ کرم جلد سے جلد مضامین تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔

اس نمبر کی غیر معمولی طور پر وسیع اشاعت ہوتی ہے۔ لہذا مشتہر و ایجنٹ اصحاب بھی جلد سے جلد اشتہارات اور پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔

تحریک ترقی دیہات کا ایک اہم حصّہ
اصلاحی کمیٹیاں

(از مکرم مطیع اللہ صاحب درد ایم۔ اے پبلک ریلیشنز آفیسر سرگودھا)

ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے۔ جس کی قریباً ۸۵ فیصدی آبادی دیہات میں بستی ہے اس ملک کی ترقی و بہبودی کا کوئی بھی پروگرام اس وقت تک بہترین نتائج نہیں دکھا سکتا جب تک اس کا تعلق دیہاتی زندگی کی تعمیر و ترقی سے وابستہ نہ ہو۔ تحریک ترقی دیہات کا پروگرام اس زرعی ملک کی ترقی و خوشحالی کا ضامن ہے۔ اس تحریک کے بلند اور اعلےٰ اصول جو "اپنی مدد آپ" کے سنہری اصول پر مبنی ہیں۔ ہمارے دیہاتی عوام کو ایک ایسے راستے پر لے جا رہے ہیں جو بالآخر ہمارے ملک کو امن و چین۔ فارغ البالی اور آزادی کے صحیح مفہوم سے ہمکنار کر دے گا۔ اس تحریک کے تمام ترقیاتی منصوبوں کی بنیاد گاؤں کی اصلاحی کمیٹی ہے۔ ترقی دیہات کے کارکن کا سب سے پہلا اور اہم فریضہ گاؤں میں اصلاحی کمیٹی کی تشکیل کرنا ہے جو دیہات کے تمام مسائل کا جائزہ لے کر اجتماعی قوت سے ان کو حل کرتی ہے۔

اصلاحی کمیٹی
Council of elders
کہلاتی ہے کی تشکیل کے سلسلے میں سب سے پہلے دیہاتیوں پر اس کی افادیت واضح کی جاتی ہے۔ کیونکہ کسی بھی کام کو کرنے کے سلسلے میں سب سے پہلے دیہاتیوں پر اس کی افادیت واضح کی جاتی ہے۔ کیونکہ کسی بھی کام کو کرنے کے لئے ایک تنظیم اور نظم و ضبط کی ضرورت ہوتی ہے۔ تحریک ترقی دیہات اجتماعی ترقی کے لئے کوشاں ہے۔ اس لئے دیہی کارکن ہر برادری اور قوم کے سرکردہ لوگوں کو ملتا ہے اور ان پر اصلاحی کمیٹی کی اہمیت اور ضرورت بیان کرتا ہے۔ دیہات میں اصلاحی کمیٹی کے قیام پر لوگوں کو آمادہ کرنے کے لئے بہت سی مشکلات کو دیہی کارکن اپنی عقل و فراست اور دانائی سے حل کرتا ہے۔ اس سلسلے میں نام نہاد دیہاتی لیڈر جو اپنی دنیاوی وجاہت اور اقتصادی وسائل کی وجہ سے گاؤں میں اثر و رسوخ رکھتے ہیں ایک بڑی روکاوٹ ثابت ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو پیدائشی لیڈر تصور کرتے ہیں اور گاؤں کی اصلاحی کمیٹی کے عہدیدار بننا چاہتے ہیں۔ لیکن عوام ان سے بدظن ہوتے ہیں۔ دوسرے سابقہ موجودہ اصلاحی تنظیمیں جو آج تک دیہاتیوں کی بھلائی کے لئے چلائی گئیں اپنا وقار کھو چکی ہیں۔ دیہاتی ان تنظیموں سے اس قدر بیزار ہیں کہ وہ ترقی دیہات کی اصلاحی کمیٹی کو بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی سمجھتے ہیں۔ تیسرے دیہاتیوں کے باہمی تنازعات۔ خاندانی دشمنیاں۔ اصلاحی کمیٹی کی بناوٹ میں بڑی روک ہیں۔ چوتھے غلامانہ ذہنیت ہمارے دیہاتی کے نزدیک صرف وہ بات قابل قبول ہے۔ جو طاقت۔ ڈر۔ اور خوف کے بل بوتے پر منوائی جائے۔ لیکن ترقی دیہات کا کارکن صرف پیار و محبت۔ خلوص۔ نیک نیتی اور دوستانہ مراسم کے جذبات لے کر دیہاتیوں کو ان کی بہتری و بھلائی کے طریقے سمجھاتا ہے دیہاتیوں کے ذہن ابھی آزادی کے مفہوم سے پوری طرح آشنا نہیں ہوئے اس لئے وہ دیہی کارکن کی باتوں کو زیادہ دلچسپی سے نہیں سنتے۔ کیونکہ دیہی کارکن کے پاس الفت و محبت اور قومی ترقی کے شعور کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں۔ ایسے حالات میں دیہی کارکن کا یہ پہلا مرحلہ بہت کٹھن ہوتا ہے ان حالات کو بدلنے کے لئے ان کی ذہنی نشوونما کے لئے اور قابل اعتماد اصلاحی کمیٹی بنانے کے لئے دیہی کارکن جلد بازی سے کام نہیں لیتا۔ بلکہ ایک عرصہ تک وہ دیہاتیوں کے ذہنوں میں نشر و اشاعت کے مختلف ذرائع استعمال کر کے تنظیم اور اجتماعی قوت کے نتائج کی افادیت کا احساس پیدا کرتا ہے محنتی اور پرخلوص دیہاتیوں کو اجتماعی مسائل حل کرنے کے لئے دعوت فکر دیتا ہے

. . . .

. . . .

. . . . جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ دیہاتی اپنے مشترکہ مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک نظام کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور اصلاحی کمیٹی بناتے ہیں۔

دیہی کارکن کی ہر ممکن کوشش یہ ہوتی ہے کہ اصلاحی کمیٹی کے ممبران ایسے دیہاتی بنیں جن پر ان کی قوم یا برادری پورا پورا بھروسہ اور اعتماد رکھتی ہو۔ اور یہ افراد اجتماعی بہتری کے لئے اپنے ذاتی اور انفرادی مسائل کو پس پشت ڈالیں نیک نیت ملنسار کام کرنے والے اور اصلاحی جذبہ کے مالک ہوں جو قومی تعمیر کے لئے وقت نکال سکتے ہوں۔ جن کا گاؤں سے مکمل مفاد وابستہ ہو۔ ان دیہاتیوں کو ممبر نہیں بننے دیا جاتا جو رہتے تو دیہات میں ہوں۔ لیکن ملازمت کسی شہر میں کرتے ہوں۔ کیونکہ وہ دیہات کے تعمیری منصوبوں کے لئے وقت نہیں نکال سکتے

اصلاحی کمیٹی کے ممبروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہ سمجھیں اور کام کیا ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی خواہش رکھتے ہوں۔ ان خصوصیات کے مالک دیہاتیوں کو اکٹھا کر کے دیہی کارکن گاؤں کے مشترکہ مسائل مثلاً سڑک کی تعمیر وغیرہ کو ان کے سامنے پیش کرتا ہے۔ پھر تمام دیہاتی ملکر یہ جائزہ لیتے ہیں کہ گاؤں میں کیا کیا خرابیاں ہیں۔ لوگوں کو کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کیوں؟

دیہی کونسل دیہاتیوں کی راہنمائی کرتی ہے اور ان کو میدان عمل میں لے آتی ہے۔ اس طرح سے وہ مشکل جو غیر سرکاری یا سرکاری فرد واحد کبھی بھی حل نہ کر سکتا تھا۔ اور محض ایک مقامی مسئلہ ہونے کی وجہ سے حکومت کی ساری مشینری حرکت میں نہ آ سکتی تھی۔ اتحاد و یکجہتی۔ تنظیم اور قوت یقین کی مدد سے دیہاتی آپ مل کر کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

دیہی کونسل کی بناوٹ جمہوری اصولوں کے مطابق کی جاتی ہے۔ کونسل کا صدر ہمیشہ ووٹ سے چنا جاتا ہے۔ اسی طرح سیکرٹری بھی منتخب کیا جاتا ہے۔ کونسل مختلف سب کمیٹیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور یہ کمیٹیاں ترقیاتی حلقے یا گاؤں کے باعمل سمجھدار اور صاحب الرائے افراد پر مشتمل ہوتی ہیں۔ یہ مجالس قائمہ شعبہ وار قائم کی جاتی ہیں۔ مثلاً زرعی مسائل۔ امداد باہمی۔ تعلیم۔ صحت و صفائی رسل و رسائل۔ سماجی بہبود۔ تفریح۔ بچوں کے چاند تارا کلب۔ گھریلو دستکاریاں و معاشیات نشر و اشاعت۔ غرضیکہ مختلف شعبوں سے متعلق ہوتی ہیں۔ ہر کمیٹی اپنے اپنے موضوع اور شعبے سے متعلق مسائل کا جائزہ لیتی اور انہیں حل کرنے کے لئے اجلاس میں تجاویز پیش کرتی ہے۔ اجلاس میں جس قدر نئے کاموں یا منصوبوں کا فیصلہ ہوتا ہے انہیں ترقی دیہات کے کارکنوں کے مشورہ سے مرتب کیا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ ہر منصوبے کی تکمیل میں زیادہ سے زیادہ مقامی وسائل سے مدد لی جائے۔ اگر کام بیرونی مدد کا محتاج نظر آئے تو یہ سکیم ڈسٹرکٹ کمیٹی کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ جہاں سے اس کے لئے کچھ روپیہ بطور امداد منظور ہوتا ہے۔ ڈسٹرکٹ ایڈوائزری کمیٹی کا صدر ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے۔ اور سیکرٹری اس ضلع کے ترقیاتی رقبوں میں سب سے زیادہ سینئر افسر ترقیات۔ اس کے باقی قومی تعمیر کے محکموں کے ضلعی افسر ہوتے ہیں۔ اور غیر سرکاری ممبروں میں دیہی کونسلوں کے صدر شامل ہوتے ہیں۔

یہ کونسل ترقیاتی علاقے کے لئے لائحہ عمل تیار کرتی ہے۔ منظور شدہ فنڈ میں سے ہر کام کیلئے رقم مختص کرتی ہے اور سارا سال ترقی دیہات کے پروگرام کی رفتار اور نتائج کا جائزہ [illegible]

الدّال علی الخیر کفاعلہ

اس وقت جماعت کے صاحب نصاب احباب میں سے بہت تھوڑے ایسے ہیں جو فکر اور توجہ سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت کے تاجر پیشہ اور زمیندار احباب میں سے ایک خاصی تعداد ایسی ہے جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مگر یا تو مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے اور یا عدم توجہ کی وجہ سے وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ حالانکہ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ قرآن پاک میں بار بار

"اقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ"

کا حکم دیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا سختی سے حکم فرمایا ہے

پس عہدیداران مال اور دیگر مخلصین جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو۔ انہیں ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائیں۔ کیونکہ "الدّال علی الخیر کفاعلہ"۔

فرمایا کسی کو نیکی کی طرف بلانے والا ایسا ہی ہے۔ گویا وہ خود ہی اس نیک کام کا کرنے والا ہے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

وقفِ جدید کی تحریک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وقف جدید کی تحریک بھی ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ اسے کامیاب بنانے کی پوری کوشش کرو۔ (الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۵۸ء)

(انچارج دفتر وقف جدید)

پتہ مطلوب ہے

میاں محمد عظیم صاحب ابن میاں فتح محمد صاحب جو صدر انجمن احمدیہ کے کارکن تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم مستری محمد حسین صاحب گھڑی ساز (فرید کوٹ) بروز جمعہ مورخہ ۲۱/۱۱/۵۸ کو کرشن نگر لاہور میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والد صاحب مرحوم نے مارچ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ لمبے عرصے تک جماعت احمدیہ فرید کوٹ کے پریذیڈنٹ رہے۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور حضور ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل دے۔

(مستری عبد العزیز مشین ساز فرید کوٹ (حال منڈی بوریوالہ) ضلع ملتان)

۲۔ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب دکاندار چک ۸۹ ج ب ضلع لائل پور کی بیوی فاطمہ بی بی صاحبہ قریباً دو سال بیمار رہ کر مورخہ ۲۲/۱۱/۵۸ کی شام کو اپنے خالق حقیقی کو جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو مغفرت رحمت کرے۔ اور ان کے معصوم بچوں اور باقی عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(اقبال احمد جالندھری دفتر حفاظت مرکزیہ ربوہ)

ولادت

میرے چچا جان صوبیدار شیخ عبد الکریم صاحب آرمی سکول آف مری کو اللہ تعالیٰ نے چار لڑکیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے اور لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

(شیخ مامون احمد فرسٹ ایر سٹوڈنٹ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری بیوی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد عبد الحق امرتسری گنج مغلپورہ لاہور)

۲۔ سعیدہ بانو صاحبہ اہلیہ ابو عطاء الرحمن صاحب قریشی کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے انکی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (لطف الرحمن ناز ربوہ)

۳۔ خاکسار چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب جماعت شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ایم۔ اے سعید)

۴۔ میری لڑکی اور لڑکا عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں نیز میری والدہ بھی بیمار ہیں بزرگان و احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (مقبول احمد بھٹی لائلپور)

خدام الاحمدیہ کیلئے خدمت کا موقعہ

جیسا کہ آپ خدام الفضل مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء پڑھ چکے ہیں۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانوں کی خدمت کے لئے ہر جماعت کو ۲۵ فیصدی خدام مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ خدام الاحمدیہ کا کام ہی خدمت کرنا ہے لیکن حضور کی ہدایت کے بعد تو یہ کام اور بھی اہم ہو جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ پر مختلف قسم کے فرائض کی بجا آوری میں معاونین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر قسم کے احباب کی ضرورت ہو گی۔ میں جملہ قائدین خدام الاحمدیہ کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی جماعت میں سے جلسہ سالانہ پر آنے والے خدام کی فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں جلد تر بھجوا دیں۔

نام خادم عمر صحت تاریخ بیعت کس قسم کی ڈیوٹی دے سکتے ہیں۔ یہ امر واضح رہے کہ بیرونی جماعت سے آنیوالے احباب کی ڈیوٹیاں ایسی جگہ لگائی جاتی ہیں۔ کہ وہ تقاریر پوری طرح سن سکتے ہیں۔ اس لئے اس طرف سے بے فکر رہیں۔

یہ فہرستیں پندرہ دسمبر ۱۹۵۸ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ ایسے خدام جن کے نام اس فہرست میں درج ہوں۔ وہ ۲۳ دسمبر ۱۹۵۸ء تک ربوہ پہنچ کر دفتر خدام الاحمدیہ میں اپنے آنے کی اطلاع دیں تا ان کی ڈیوٹی انہیں بتا دی جائے۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

ربوہ کے ایک مخیر دوست کی خواہش ہے کہ وہ کسی شریف خاندان کے یتیم بچے کو اپنے پاس رکھ کر اس کی پرورش کریں اور ثواب دارین حاصل کریں۔ کوئی ایسا بچہ جو امداد کا مستحق ہو تو اس کے متعلق فوری طور پر نظارت تعلیم کو اطلاع دی جائے۔ یتیم بچی کی نسبت یتیم بچے پر ترجیح دی جائیگی آٹھ سال سے زیادہ عمر نہ ہو۔ (ناظر تعلیم)

۵۔ عزیزم ظہور احمد شاہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ نیز برادرم ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب کو ایک ہفتہ سے بخار اور تمام بدن میں درد رہی ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (حکیم عبد الرحمن شاہ ربوہ)

۶۔ میرے بھائی غلام احمد صاحب ٹیلر ماسٹر بدوملہی ٹائیفائڈ کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عصمت اللہ دار الرحمت غربی ربوہ)

۷۔ عزیزم صوفی عبد الغفور گردہ کے اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (فضل الدین بنگوی غلام محمد آباد ڈی ٹائپ ۱۳۵۷ لائلپور)

۸۔ میرا بھتیجا عرصہ دو ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اسحاق ظفر آباد لوہکا ضلع حیدر آباد)

مغربی پاکستان میں گھریلو صنعتوں کے فروغ کیلئے کارپوریشن کا قیام

مرکزی حکومت سے ایک کروڑ روپیہ قرضہ حاصل کرنے کی تحریک

لاہور ۲۸ نومبر حکومت مغربی پاکستان صوبے میں چھوٹے پیمانے کی اور گھریلو صنعتوں کو ترقی دینے کی غرض سے بہت جلد ایک ادارہ قائم کرے گی۔ جسے "چھوٹی صنعتوں کی ترقی کی کارپوریشن" کا نام دیا جائے گا۔ کارپوریشن کا کام چلانے کے لئے مرکزی حکومت سے ایک کروڑ روپے کا قرضہ حاصل کرنے کی تحریک کی جا رہی ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہر ڈویژن کے صدر مقام میں گھریلو صنعتوں کی ترقی کے لئے ایک مرکز قائم ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ درآمد شدہ خام مال چھوٹی صنعتوں کے لئے اور دست کاری کی اشیاء تیار کرنے والے کاریگروں کے لئے مہیا کیا جائے۔ ان مرکزوں میں اعلیٰ درجہ کے کاریگر اور ڈیزائن تیار کرنے والے موجود ہیں جو دوسرے کاریگروں کو دست کاری اور صنعت کاری کے بہتر طریقے بتاتے ہیں وہ دست کاروں کو ایسے نئے نئے ڈیزائن اور نمونے تیار کرنے میں بھی مدد دیتے ہیں جو زیادہ جاذب نظر ہوں اور بآسانی فروخت ہو سکیں۔

ان مرکزوں کے ساتھ فروخت اور نمائش کے ایسے ڈپو بھی قائم کر دئے گئے جن کے ذریعے کاریگر افراد کی تیار کردہ جو اشیاء صنعتی ترقیاتی مرکز منظور اور قبول کرے۔ انہیں فروخت کرنے کی آسائش مہیا کی جاتی ہیں۔

کوئٹہ میں متروکہ املاک کے کرایوں کی وصولی

کوئٹہ ۲۸ نومبر۔ مارشل لا کے نفاذ کے بعد سے اب تک کوئٹہ شہر میں متروکہ جائیداد کے کرایہ کے سلسلہ میں ۱۷۵۰ روپے وصول کئے گئے

سرکاری واجبات کی وصولی

ملتان ۲۸ نومبر۔ یکم اکتوبر ۱۹۵۸ تا ۱۵ نومبر ۱۹۵۸ کی مدت کے دوران میں ملتان، لائلپور اور جھنگ کے ضلعوں سے مالگذاری آبیانہ تقاوی اور زرعی انکم ٹیکس کے بقایا جات کے سلسلہ میں ۲۲۷۳۰۳۱ روپے وصول کئے گئے ہیں

الجزائری حریت پسندوں کا سربراہ گرفتار

الجزائر ۲۸ نومبر فرانسیسی فوجی ہیڈ کوارٹرز کے ایک اعلان میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ فرانسیسی فوجوں نے الجزائر میں حریت پسند فوجوں کے سربراہ کو گرفتار کر لیا ہے اعلان میں کہا گیا ہے حریت پسندوں کے سربراہ کو الجزائر کے جنوب مغربی حصہ میں پیرٹ کے قریب حراست میں لیا گیا اس علاقہ میں فرانسیسی چھاتہ فوج کے جنرل ماسو حریت پسندوں کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں

(لیڈر بقیہ صد ۲)

ہم نے اس بارے میں خاص طور پر احمدی مبلغین کی جو امریکہ اور یورپ میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ توجہ مبذول کرائی ہے کہ وہ اسلام کے ممانعت شراب والے حکم کی طرف خاص طور پر ان ممالک میں توجہ دیں ہمیں امید ہے کہ خود ان ممالک میں ہی سے ہم کو بے شمار مؤید مل جائیں گے۔ اور اس طرح اسلامی تعلیمات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچتی رہیں گی۔ اور جیسا کہ صدق جدید کے فاضل مدیر نے کہا ہے اسلامی تعلیمات میں جن دوسری برائیوں کا قلع قمع کیا گیا ہے۔ ان سے بھی دنیا کو نجات حاصل کرنے کا موقع ملے گا۔

ہمیں اس بات کو خاص طور پر زیر غور لانا چاہیئے۔ کہ صرف باتوں سے کچھ نہیں ہوتا اور نہ اسلامی تعلیمات کی قصیدہ خوانی سے خوشیاں منانا کوئی سود مند نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ بلکہ اس وقت جیسا کہ بر وقت عمل کی سخت ضرورت ہے۔ کم سے کم شراب خوری سے صرف مسلمان ہی دنیا کو بچا سکتے ہیں۔

کاش ہم بیدار ہوں اور اپنے اس فرض منصبی کو ادا کرنے کے قابل ہوں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے فرائض کی ادائگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دو کانیں صاف نہ رکھنے پر سزائیں

ملتان ۲۸ نومبر۔ ایک کباب فروش اور ایک چائے فروش کو مارشل لا کے تحت اس الزام میں سزائیں دی گئیں کہ انہوں نے اپنی دوکانوں کو مکھیوں سے صاف نہیں رکھا تھا۔ کباب فروش سلطان محمود کو ڈیڑھ سو روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں تین ماہ قید سخت سزا دی گئی چائے فروش محمد صدیق کو پچاس روپے جرمانہ اور جرمانہ ادا کرنے کی صورت میں ایک ماہ قید با مشقت کی سزا ہو گی۔

لاہور میں سبزیوں کی تھوک اور پرچون قیمتیں مقرر ہو گئیں

سرکاری حکام اور سبزیوں کے بیوپاریوں کی کانفرنس میں فیصلہ

لاہور ۲۸ نومبر لاہور میں سبزی فروشوں کا ایک اجلاس کمشنر مسٹر معز الدین کی صدارت میں ہوا جس میں متعدد سبزیوں کے نرخ مقرر کر دئیے گئے۔ اس اجلاس میں ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے جو سبزیوں کی تھوک اور پرچون قیمتوں کے تفاوت کا اعلان کرے گی تاکہ پرچون فروشوں کو مناسب منافع مل سکے۔

کل اس کانفرنس میں جو کاروباری بھاؤ مقرر کئے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ (ان میں سے ہر ایک چیز کے سامنے پہلے فی من زیادہ سے زیادہ تھوک قیمت اور بعد میں زیادہ سے زیادہ فی سیر پرچون قیمت درج کی گئی ہے۔

نام اشیاء	تھوک	پرچون
شکرقندی	نو روپے فی من	چار آنے فی سیر
آلو	دس روپے 〃	پانچ آنے 〃
پیاز خشک	ساڑھے چار روپے 〃	تین آنے 〃
اروی	ساڑھے چار روپے 〃	۲ آنے 〃
لہسن (خشک)	چودہ روپے فی من	۶ ر فی سیر
ادرک	۱۶۵ روپے 〃	۵ ر 〃
بینگن	۹ روپے 〃	۴ ر 〃
ٹماٹر	۴۵ روپے 〃	ایک روپیہ ۳ ر 〃
مولی	ایک روپیہ 〃	ایک آنہ 〃
گاجر	چار روپے 〃	دو آنے سیر
پالک	چار روپے 〃	دو آنے 〃
ہری مرچ	چھ روپے 〃	تین آنے فی سیر
گوبھی (ایک سو پھول)	بیس روپے	دو آنے فی سیر

چار آنے فی پھول۔

تھوک فروشوں اور پرچون فروشوں کے باہمی قیمتوں کے مناسب تصفیہ کے سوال پر غور و خوض کرنے کے لئے جو کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ اس کے اہم ممبر ڈائرکٹر محکمہ پرورش حیوانات۔ مسٹر آفتاب محی الدین راشننگ کنٹرولر اور مسعود ایم کے میر سیکرٹری پنجاب مسلم ٹریڈرز فیڈریشن شامل ہوں گے۔ جن اشیاء کی پرچون قیمتیں مقرر کی جا چکی ہیں۔ وہ اس کمیٹی کے فیصلوں سے متاثر نہیں ہوں گی۔ یہ کمیٹی پرچون فروشوں کی اس درخواست پر قائم کی گئی ہے کہ تھوک فروش انہیں مناسب منافع نہیں دیتے۔

آج کے اجلاس میں جو لوگ شریک ہوئے ان میں ڈائرکٹر محکمہ حیوانات۔ راشننگ کنٹرولر، کنزرویٹر آف فارسٹ لاہور ڈویژن۔ وارڈن آف فشریز اور سیکرٹری جنرل پنجاب مسلم ٹریڈرز فیڈریشن قابل ذکر ہیں۔

دہلی میں پنجابی صوبہ زندہ باد کے نعرے

نئی دہلی ۲۸ نومبر۔ گورو نانک صاحب کے یوم ولادت پر کل نئی دہلی میں سکھوں نے بہت بڑا جلوس نکالا جس میں پنجابی صوبہ زندہ باد اور ماسٹر تارا سنگھ زندہ باد کے نعرے لگائے گئے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

بھارت میں ایٹمی طاقت کے سٹیشن

نئی دہلی ۲۸ نومبر بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل ایوان بالا (راجیہ سبھا) میں بتایا کہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے دوران کم از کم پچیس ہزار کلوواٹ کے ایٹمی سٹیشن قائم کرنے کے متعلق دوسرے ملکوں سے بات چیت جاری ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ بھارت میں بجلی کے وسائل کی فراوانی نہیں ہے لہٰذا ایٹمی طاقت کو فروغ دینا ضروری ہے۔

ٹرک الٹنے سے سات ہلاک

نئی دہلی ۲۸ نومبر بمبئی کے ضلع باستر میں ایک ٹرک الٹنے سے سات مسافروں کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ اور پانچ افراد مجروح ہوئے ہیں۔

سیلاب کمیشن کے نئے رکن

لاہور ۲۸ نومبر۔ کل ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بری افواج کے ڈائرکٹر آف انجینئرز کو مغربی پاکستان کے سیلاب کمیشن کا رکن مقرر کیا گیا ہے۔ وہ حسب ضرورت اپنی طرف سے کسی دوسرے افسر کو بھی اپنی جگہ سیلاب کمیشن کا رکن نامزد کر سکتے ہیں۔

مغربی جرمنی اور فرانس کا مشترکہ اعلان

بون ۲۸ نومبر۔ مغربی جرمنی کے چانسلر اور فرانسیسی وزیر اعظم کی بات چیت کل یہاں ختم ہو گئی۔ بات چیت کے خاتمہ پر جو اعلان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں یورپ کی مشترکہ منڈی سے متعلقہ مسائل اور برلن کی صورت حال کا ذکر کیا گیا ہے کہ فرانس اور مغربی جرمنی برلن کی حیثیت میں کسی تبدیلی کے خلاف ہیں۔

فرانسیسی وزیر اعظم جنرل چارلس ڈیگال مغربی جرمنی کے ایک روزہ دورے پر کل بون پہنچے تھے۔

ڈیرہ اسماعیل خان ۲۸ نومبر محکمہ آبکاری و محصولات ضلع بنوں کے عملے نے ۱۵ نومبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۱۸۴۳/۹/- روپے کی رقم شہری غیر منقولہ جائیداد ٹیکس اور موٹر ٹیکس کے بقایا جات کے طور پر وصول کی اس کے علاوہ پیشہ ورانہ ٹیکس کے ساڑھے تین ہزار روپیہ کے بقایا جات کی وصولی کے لئے ۶۹ نوٹس بھی جاری کئے۔

۳۱ دسمبر تک غلط دعاوی واپس نہ لینے والوں کے لئے سات سال قید

"جائداد بھی ضبط کی جا سکے گی" سرکاری اعلان

کراچی ۲۹ نومبر۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء سے پہلے متروکہ جائیداد کے غلط یا مبالغہ آمیز دعاوی واپس نہیں لیں گے یا ان کی تصحیح نہیں کرائیں گے۔ انہیں سات سال قید بامشقت کی سزا دی جائے گی اور ان کی جائیداد بھی مکمل یا جزوی طور پر ضبط کی جا سکے گی۔

یہ سزا ان لوگوں کو بھی دی جائے گی جو متروکہ جائیداد کی ناجائز خرد برد اور خرید و فروخت کی اطلاع نہیں دیں گے یا جنہوں نے ایسی جائیداد غصب کر رکھی ہے۔

حکومت پاکستان کی وزارت بحالیات کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ "یکم دسمبر ۵۸ء سے مارشل لاء کے تحت حسب ذیل لوگوں کو سات سال تک قید بامشقت کی سزا دی جائے گی۔ اور ان کی ساری یا کچھ جائیداد ضبط کر لی جائے گی۔

(۱) جو متروکہ جائیداد کی ناجائز خرد برد یا خرید و فروخت کی اطلاع نہیں دیں گے۔

(۲) جو متروکہ جائیداد پر اپنے قبضہ نگرانی یا انتظام کی اطلاع نہیں دیں گے یا ایسی جائیداد کا پتہ نہیں دیں گے جسے اب تک چھپائے رکھا گیا۔

(۳) جنہوں نے متروکہ جائیداد ناجائز طور پر حاصل کی یا غیر قانونی طور پر اسے غصب کر لیا۔

(۴) جو لوگ غلط یا مبالغہ آمیز دعاوی سے دستبردار نہیں ہوں گے یا ان کی تصحیح نہیں کرائیں گے۔

(۵) جنہوں نے دعاوی کی تصدیق کراتے وقت جھوٹی شہادت دی۔

(۶) جو متروکہ جائدادوں کے متعلق محکمہ مالیات کے کاغذات یا دوسرے سرکاری کاغذات میں غلط بیانوں یا دوسری گڑبڑ کی تصحیح نہیں کرائیں گے۔

سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ عوام کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ حکومت کے اعلان پر سنجیدگی سے توجہ دیں۔ متروکہ جائیداد اور مبالغہ آمیز دعاوی کی اطلاع دینے کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۵۸ء ہے۔ اور یہ قطعی تاریخ ہے۔ یہ اطلاعات بلا تاخیر اور ۳۱ دسمبر سے پہلے پہلے مہیا کی جائیں۔

زرعی اعداد و شمار کا الگ شعبہ

لاہور ۲۹ نومبر مغربی پاکستان میں فصلوں کا تخمینہ لگانے کے لئے آبپاشی، مال اور زراعت کے محکموں میں مزید تعاون پیدا کرنے کی غرض سے محکمہ زراعت نے اعداد و شمار کے نمائندوں کے اشتراک سے کام شروع کرنے اور رہنمائی میں مدد دینے کا۔ ایسا ایک شعبہ ہیڈ کوارٹر میں اور کئی دوسرے شعبے علاقائی ہیڈ کوارٹروں میں بھی ہوں گے۔ یہ شعبے مختلف فصلوں کے تخمینے جاری کریں گے۔ اور محکمہ زراعت کی سرگرمیوں کے بارے میں تمام اعداد و شمار فراہم کریں گے ڈاکٹر ڈی۔ ایم قریشی کو ہیڈ کوارٹر میں شعبہ اعداد و شمار کا آفیسر انچارج مقرر کیا گیا ہے۔

محترم شیخ فضل حق صاحب کا انتقال

(بقیہ صفحہ اوّل)

کے سچے فدائی اور جاں نثار تھے۔ نمازوں کا خاص التزام فرماتے اور اکثر ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ دو اڑھائی سال قبل آپ کراچی سے ربوہ آکر یہیں آباد ہو گئے تھے۔ آپ کو عرصہ سے دمہ کی شکایت تھی۔ آخر میں دمہ کی تکلیف تو کم ہو گئی۔ لیکن ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف بڑھ گئی۔ اور بالآخر تین دن کی معمولی علالت سے آپ کی وفات ہوئی۔

آپ نے ایک بیوہ، دو بیٹیاں اور ایک بیٹا اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ساری اولاد بفضلہ تعالیٰ شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے۔ آپ کے صاحبزادہ ٹیکسٹائل مل گجرات خیر پور ڈویژن میں انجینئر ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب مرحوم و مغفور کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہر آن ان کا حامی و ناصر ہو آمین۔

عمارتیں جلد مکمل کرنے کی ہدایت

لاہور ۲۹ نومبر ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے حکومت کے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ جن اشخاص کو مضافاتی قصبوں میں "سی" کیٹیگری کے قطعات اراضی الاٹ کئے گئے تھے ان میں سے بیشتر نے ابھی تک عمارتیں مکمل نہیں کیں۔ متعلقہ اشخاص کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ معاہدے کی شرائط کے مطابق مقررہ مدت میں اپنی عمارتیں تعمیر کریں عدم تعمیل کی صورت میں الاٹمنٹ منسوخ ہو جائیگی

ادرک کے نئے نرخوں کا اعلان

لاہور ۲۵ نومبر۔ کمشنر لاہور ڈویژن کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ ادرک ان نرخوں پر فروخت کیا جائے گا۔

اسی روپے من (تھوک)

دو روپے دو آنے سیر (پرچون)

صدر جنرل محمد ایوب خان کی تقریر

(بقیہ صفحہ اوّل)

صدر جنرل محمد ایوب خاں نے اعلان کیا۔ کہ کشمیر اور نہری پانی کے مسائل پاکستان کی سلامتی اور وجود کے لئے انتہائی ضروری ہیں اور انہیں نظر انداز کرنا قوم کے لئے خودکشی کے مترادف ہوگا۔

صدر نے کہا کہ عزت اور آزادی کی زندگی بسر کرنا ہمارا حق ہے۔ آپ نے یقین دلایا کہ اس حق کو برقرار رکھنے کے لئے کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔

آپ نے کہا۔ میں اور میری کابینہ اسوقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ملک کے نظم و نسق کی اصلاح نہیں ہو جاتی۔ اور تجارت و زراعت، تعلیم اور بحالیات کے مسائل حل نہیں ہو جاتے" صدر نے کہا۔ کہ سات اکتوبر کو جو پُرامن انقلاب ہوا اس کے سلسلہ میں ہماری سب سے بڑی کامیابی یہ تھی کہ قوم نے انتہائی جوش و خروش سے اس انقلاب کا خیر مقدم کیا ہے۔ آپ نے کہا "محض چند پارٹیوں، لیڈروں اور خاندانوں کی پرورش کیلئے پاکستان قائم نہیں کیا گیا تھا۔ اگر یہ صورت حال باقی رہنے دی جاتی تو آٹھ کروڑ معصوم انسانوں کی آزادی اور جانیں تک سخت خطرہ میں پڑ جاتیں۔

انقلاب سے پہلے دَور کی مذمت کرتے ہوئے صدر نے کہا۔ کہ اس دَور میں سیاسی گمراہی، خود غرضی اور رشوت ستانی جسدِ سیاست کے ہر شعبے کو مسموم کر رہی تھی۔

"تبلیغ ہدایت" کے متعلق

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا ارشاد

"میرے نزدیک اس کتاب کا ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے تاکہ اس کے مطالعہ سے احمدی نوجوان۔ بچے اور مستورات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی صداقت اور ان سے تعلق رکھنے والے ضروری مسائل سے مدلل واقفیت پیدا کریں چونکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے اہل و عیال کو بھی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے دلائل سے پورے طور پر واقف رکھے۔ اسلئے کتاب تبلیغ ہدایت اس سلسلہ میں انشاء اللہ تعالیٰ بہترین معاون ثابت ہوگی۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کتاب کا نہ صرف خود مطالعہ فرمائیں اور اپنے اہل و عیال کو اسکا درس دیں بلکہ اپنے حلقہ احباب اعزہ و اقارب میں بھی اسکی خاطر خواہ اشاعت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کو احباب جماعت سلسلہ کی ترقی اور بہبودی کے لئے بہت مفید پائیں گے۔ کتاب کی قیمت ۸/ ہے جو احمدیہ کتابستان ربوہ سے مل سکتی ہے۔"